مہراوراس کی مقدار کی شرعی حیثیت

محمد اشرف علی فاروقی*

ڈاکٹر محمد سعد صدیقی**

Dowry (Meher) is one of the basic stakes of the commands given by Islamic Shari'a in the meters concerning the family laws of Islam. Its basic concept can be fined in the life of Hazrat Adam (A.S). The concept of dowry was, no doubt, very well known in the pre Islamic Arab culture but it was handed over to the guardians (Wali) of the girls rather to the girl herself. We will discuss the meaning, concept of dowry and its minimum and maximum amount in Islam. .The amount of dowry fixed in the marriages of Holy Prophet (S.A.W) will also be discussed. We will be able to make our concept clear about the dowry Hazrat Fatima which is quite famous with Rs 32.50 in aur society. We will conclude with this consideration that dowry is basic right of women given Islamic social system. It should be paid with full of responsibility.

بسم اللہ الرحمن الرحیم.

الحمد للہ رب العلمین ، والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین ، وعلی الہ واصحابہ اجمعین O

اما بعد!

اس دنیا میں پیدا کی گئی ہر چیز با مقصد ہے اور اللہ سبحانہ وتعالی کی ذات اس بات سے بالاتر ہے کہ کوئی کام بے مقصد کرے۔ تمام مخلوقات میں انسان کی تخلیق کا بنیادی مقصد عبادت ہے اور عادت وعبادت میں فرق محسوس کرنے کے لیے انسان کو اللہ نے عقل عطاء فرمائی۔ اسی وجہ سے انسان اپنی عقل کی بنیاد پر تمام مخلوقات میں ممتاز ہے اور اسی عقل کی وجہ سے انسان کو دنیا میں اللہ رب العزت کا نائب اور خلیفہ قرار دیا گیا۔

خلافت اور نیابت کی بنیاد پر پہلا فریضہ جو انسان کے سپرد کیا گیا وہ انسانوں کے مابین حقوق کی فراہمی اور انصاف کے ساتھ انکی تقسیم ہے۔ اس مقصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اللہ رب العزت نے انسان کو

* پی ایچ ڈی سکالر شعبہ عربی، جامعہ اسلامیہ، بہاولپور۔

** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی۔ لاہور

ایک جامع ضابطۂ حیات عطا فرمایا۔ جس میں زندگی گذارنے اور حق دار کے حقوق کی ادائیگی کا مکمل طریقۂ کار سکھایا گیا ہے۔

عقل وفطرت پر مبنی اقدامات نبوی میں جہاں قیام عدل وانصاف، ازالہ ظلم وفساد اور قیام امن وصلاح جیسے بڑے بڑے مقاصد پیش نظر رہے، وہاں زندگی کے آداب، رشتوں کے تقاضے اور ان کے حقوق، معاشرتی زندگی کے تقاضے بھی بڑی اہمیت کے ساتھ سکھائے گئے ہیں۔

معاشرتی زندگی کی عمارت متفرق رشتوں کے ستونوں پر کھڑی ہے اور معاشرتی رشتوں میں بنیادی رشتہ نکاح کا رشتہ ہے جس سے انسانی نسل کی بقاء وابستہ ہے۔

بنیادی طور پر نکاح ایک معاملہ ہے جس میں باہمی رضامندی سے چند امور طے کئے جاتے ہیں۔ نکاح کے چند ارکان ہیں جن کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا اور اس رشتہ کو باقی رکھنے کی بھی شریعت نے کچھ شرائط رکھی ہیں ان کو حقوق کا نام دیا جاتا ہے اور اس عقد نکاح کو ختم کرنے کا بھی طریقہ کار بتایا گیا ہے جس کے ذریعے اس معاملے کو ختم کیا جا سکتا ہے اس کو طلاق کا نام دیا جاتا ہے۔

اگر نکاح کو فطرت کے زاویے سے دیکھا جائے تو محض ایک نفسانی خواہش کی تکمیل ہے لیکن جب اس کو اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں دیکھا جاتا ہے اور انہی تعلیمات کی روشنی میں اس معاملے کو سرانجام دیا جاتا ہے تو یہ عمل ایک مکمل عبادت کا درجہ رکھتا ہے اس میں شریعت کی روشنی میں کیا جانے والا ہر عمل اجر وثواب کا باعث ہوتا ہے۔

ارکان نکاح

نکاح کے کل چار ارکان ہیں جن کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

۱۔ ولی　　　　۲۔ مہر

۳۔ محل　　　　۴۔ صیغہ(۱)

زیر نظر بحث کا تقاضا اگرچہ تمام ارکان کا احاطہ تھا لیکن ہم اپنی بحث کو ان ارکان کے صرف ایک پہلو یعنی نکاح کے عنوانِ مہر پر مرکوز کرتے ہیں تاکہ یہ پہلو صحیح معنی میں اُجاگر ہو سکے۔

نکاح کا ایک اہم رکن مہر ہے اور مہر خالصتاً بیوی کا حق ہوتا ہے اور نکاح کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ مہر کی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے اور اس کی ادائیگی اسی فرد کو کی جائے جس کا وہ حق ہے۔

مہر کا تاریخی پس منظر

مہر کی تاریخ پر ایک تفصیلی نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مہر اپنی اصل حیثیت کے ساتھ حضرت آدمؑ کے زمانے سے ثابت ہے بلکہ من جانب اللہ مشروع ہے۔ اس سلسلے میں المواھب اللدنیۃ میں قسطلانی نے ایک روایت نقل کی ہے ''ان اللہ سبحانہ لما خلق لہ حواء من ضلع من اضلاعہ الیسری وھو نائم فلما استیقظ ورآھا سکن الیھا ومدیدہ الیھا فمنعہ الملئکۃ حتی یؤدی مھرھا . فقال مامھرھا ؟ قالوا تصلی علی محمدؐ ثلاث مراۃ۔ یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جب آدمؑ کو پیدا کیا تو ان کے لیے حضرت حواء کو انہی کی دائیں پسلی سے پیدا کیا، آدمؑ اس وقت سو رہے تھے جب وہ بیدار ہوئے تو انہوں نے حضرت حواء کو دیکھا تو ان کی طرف التفات کیا اور ان کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا، فرشتوں نے ان کو روک دیا اور کہا پہلے ان کا مہر ادا کریں انہوں نے پوچھا کہ مہر کیا ہے؟ تو فرشتوں نے کہا کہ آپؐ پر تین مرتبہ درود شریف بھیج دیں اسی مضمون کی ایک روایت ابن الجوزی نے بھی نقل کی ہے مگر اس میں الفاظ مختلف ہیں اور درود کی مقدار بھی دس ہے۔ ایک روایت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ان کا نکاح کیا اور خطبہ بھی پڑھایا۔(۲)

مہر سے متعلق عربوں میں زمانہ جاہلیت میں بہت سی رسوم پائی جاتی تھیں، ایک یہ کہ مہر جو لڑکی کا حق ہے اس کو نہ دیا جاتا تھا بلکہ لڑکی کے اولیاء شوہر سے وصول کر لیتے تھے۔

دوسرا یہ کہ اگر کبھی کسی کو مہر دینا بھی پڑ گیا تو بہت تلخی کے ساتھ بادل ناخواستہ تاوان سمجھ کر دیتے تھے۔

تیسری خراب رسم یہ بھی تھی کہ بہت سے شوہر یہ سمجھ کر کہ بیوی مجبور ہے مخالفت تو کر نہیں سکتی لہٰذا اس پر دباؤ ڈال کر مہر معاف کرا لیتے تھے جس سے درحقیقت معافی نہیں ہوتی مگر وہ یہ سمجھ کر کہ معافی ہو چکی ہے بے فکر ہو جاتے تھے۔

مہر کے لغوی معنی

عربی لغت کی کتابوں میں مہر کے لئے مختلف نام استعمال کئے جاتے ہیں لیکن اکثر استعمال ہونے والا لفظ ''صدقۃ'' ہے بقول علامہ زرقانیؒ لغت میں اکثر صاد کے فتحہ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔(۳)

اہل حجاز کی لغت میں ''صدقۃ'' صاد کے فتحہ اور دال کے ضمہ کے ساتھ منقول ہے۔

صاحب محلی کا کہنا ہے کہ لفظ ''الحباء'' بھی اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ: مہر کے آٹھ نام ہیں جو اس شعر میں جمع کئے گئے ہیں۔

صداق ومهر نحلة وفريضة حبار وأجر عقر ثم علائق

لغت میں صداق المرأۃ اس چیز کو کہتے ہیں جو شوہر اپنی بیوی کو نکاح کے وقت دیتا ہے اور اس چیز کا تعلق مال سے ہوتا ہے۔یعنی جس چیز میں مال بننے کی صلاحیت ہو اسی کو مہر کہا جاسکتا ہے۔(۴)

عربی میں لفظ مہر کو مختلف ناموں سے نقل کیا گیا ہے۔

(ا) المهر: سمى لها مهر

(۲) صدقة : صدقا تهن نحلة

(۳) صداق:

(۴) نحلة : صدقاتهن نحلة

(۵) الصداق :،اصدقه ،صدق

(۶) الصدقة: صدقاتهن نحلة

(۷) حباء:

(۸) فريضة:

(۹) حباء:

(۱۰) عقر:

(۱۱) علائق:

(۱۲) Dower , Dowry , Dot (۵)

شریعت میں مہر کا مفہوم

هو قيمة بضع امرأة وقت التزويج ممايباح به الانتفاع شرعا من المال أو المنفعة معجلا كان أو مؤجلا ۔یعنی مہر اس ثمن مقررہ کو کہتے ہیں جو شادی کے وقت عضو عورت کے عوض طے کیا جاتا ہے جس کے نتیجے میں اس عضو سے منفعت شرعاً جائز ہو جاتی ہے اور یہ عوض مال اور منافع ہر دو شکل میں ہوسکتا ہے نیز نقد اور ادھار دونوں صورتوں میں ادا کیا جاسکتا ہے۔(۶)

مہر کی اقسام

(ا)مہر شرعی:

مہر کا واجب ہونا تو نص صریح اور دلائل قطعیہ سے ثابت ہو چکا لیکن اس سلسلے میں یہ بات بھی قابل

وضاحت ہے کہ مہر شرعی در حقیقت ہے کیا؟ کیا حضرت فاطمہ کے مہر کو مہر شرعی قرار دیا جائے گا یا اس کی کوئی اور مقدار ہے؟

ائمہ اربعہ کے اس بارے میں مختلف اقوال ہیں:

مسئلہ اقل مہر

اس بات پر تو سب کا اتفاق ہے کہ مہر شرائط نکاح میں داخل ہے البتہ اس میں اختلاف ہے کہ اقل مہر کیا ہونا چاہیے۔

۱) ظاہر یہ اور علامہ ابن حزم فرماتے ہیں کہ ہر شے مہر بن سکتی ہے یہاں تک کہ جو کا ایک دانہ بھی مہر بن سکتا ہے۔ (المحلی لابن حزم ۹/۴۹۴)

۲) ابن شبرمہ فرماتے ہیں کہ اقل مہر پانچ درہم ہے۔ ایک درہم چار ماشہ ۳ رتی کا لہٰذا پانچ درہم کی کل چاندی کا وزن ا تولہ ۹ ماشے اور ۳ رتی بنتا ہے۔

۳) مالکیہ کے نزدیک اقل مہر ربع دینار ہے یہی سرقہ میں ان کے نزدیک قطع ید کا نصاب ہے ربع دینار کے عوض سرقہ میں ایک عضو کاٹا جاتا ہے اور یہاں ایک عضو کی ملکیت حاصل ہوتی ہے۔ (۷)

۴) امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک جو چیز بھی قیمت رکھتی ہے وہ مہر بن سکتی ہے۔ امام بخاری کا رجحان بھی اسی طرف ہے۔ (۸)

۵) حضرات حنفیہ کے نزدیک اقل مہر دس درہم ہے اور یہی مقدار ان کے نزدیک سرقہ میں قطع ید کا نصاب ہے۔ (۹)

حنفیہ کا استدلال

حضرت جابرؓ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا **لاتنکحوا النساء الا الا کفاء ولا یزوجھن الا لاولیاء، ولا مھر دون عشرۃ دراھم**، دارقطنی اور بیہقی نے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ (۱۰)

دوسری بات یہ کہ قرآن کریم میں ہے ''**قد علمنا ما فرضنا علیھم فی ازواجھم**'' (سورۃ احزاب: ۵۰) فرض کے معنی مقرر کرنے کے آتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مہر شرعاً مقرر ہے لیکن یہ آیت بیان مقدار میں مجمل ہے اور حضرت جابرؓ کی حدیث ہی وہ واحد حدیث ہے جس

نے اس کی مقدار کی تفصیل کردی اور اس اجمال کے لیے وہ حدیث بیانی قرار پائی۔معلوم ہوا کہ مہر شرعی درحقیقت مہر مقرر ہے جس کی اصل مقدار دس درہم ہے اوراکثر مقدار وہ ہے جو طرفین میں رضامندی سے طے ہو جائے لیکن اس میں سنت اعتدال ہی ہے۔

(۲)مہر مثل:

مهر المثل شرعا مهر امرأة مثلها أى قيمة بضع امرأة فماثلة لها من قوم ابيها فى السن والجمال والمال والعقل والدين اى الديانة والصلاح والبلد والعصر والبكارة والثيابة .

فان لم توجد مثل هذه المرأة فى شيئ من قوم ابيها فمن وجب الاجانب مثلها فى هذه الامور . ولايعتبر الام قومها ان لم تكن من قوم ابيها .(۱۱)

(۳)مہر مؤجل:

الاجل غاية الوقت فى الموت وحلول الدين ونحوه ، والاجل مدة الشئى.

والآجلة الآخرة. والعاجلة الدنيا. والآجل والآجلة ضد العاجل والعاجلة. التأجل تفعل من الأجل وهو الوقت المضروب المحدود فى المستقبل أى أنهم يتعجلون العمل بالقرآن ولا يؤخرونه.(۱۲)

(۴)مہر معجّل:

العجل ،والعجلة ،السرعة خلاف البطء العجلان شعبان لسرعة نفاذ ايامه . وقال الفراء: تقول عجلت الشئى أى سبقته واعجلته استحثثته .(۱۳)

(۴)مہر فاطمی:

اس سلسلے میں ہمارے معاشرے میں مہر کے تعین کے وقت ایک قسم مہر فاطمی بھی ذکر کی جاتی ہے اور اس بات کو بھی باعث اجروثواب سمجھا جاتا ہے کہ حضرت فاطمہ کا مہر مقرر کیا جائے ،اور اس میں ایک غلط فہمی اس کی مقدار سے متعلق یہ بھی مشہور ہے کہ حضرت فاطمہ کا مہر بتّیس روپے چار آنے (32.25) تھا۔لہذا یہ ضروری سمجھا گیا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مہر کی تفصیل سامنے آئے۔

حدیث میں آتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت فاطمہ سے شادی کی تو حضرت علی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اعطھا شیئا ''یعنی فاطمہ کو کچھ دو! حضرت علی نے فرمایا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: این درعك الحطمية ؟ یعنی تمہاری وہ قیمتی زرہ کہاں گئی؟ وہ ہی دے دو! تب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی درعہ بطور مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دی۔

(۵) نکاح شغار:

امام بخاریؒ نے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں نکاح شغار ایک نکاح کی قسم بیان کی ہے اس میں بھی کیونکہ بطور مالِ مہر ایک عورت کا نکاح دوسری کے بدلے میں کیا جاتا ہے اور دونوں کا مہر ایک دوسرے کی بضعہ قرار پاتی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے نکاح سے منع فرمایا ہے۔

حدیث: عن عبد الله رضی الله عنه :ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الشغار، قلت لنافع :ماالشغار؟ قال: ينكح ابنة الرجل وينكحه ابنته بغير صداق، وينكح اخت الرجل وينكحه اخته بغير صداق. (۱۴)

اس کے علاوہ ایک بحث اس باب میں یہ بھی ہے کہ وہ مال جو نکاح میں بطور مہر دیا جاتا ہے اس میں اور اس مال میں جو زنا اور متعہ میں دیا جاتا ہے کیا فرق ہے؟ لیکن یہ طویل بحث ہے اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ آئندہ کسی موقع پر اس بحث کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنے کا موقع عنایت فرمائے، آمین۔

مہر کی مقدار

مہر کی مقدار کے اعتبار سے اگر شریعت کا مطالعہ کیا جائے تو کئی پہلو سامنے آتے ہیں۔

☆ مہر شرعی کی مقدار کیا ہے اس میں تمام فقہاء اور محدثین کی آراء مختلف ہیں اور ایک اعتبار سے دیکھا جائے تو شرعی مہر بس مہر کا وجود ہے اب مختلف حالات میں شرعی اعتبار سے اس کی مقدار تبدیل ہوتی رہتی ہے مثلاً مدخول بہا کے مہر کی مقدار الگ ہے غیر مدخول بہا جس کو خلوۃ صحیحہ بھی حاصل نہ ہوئی ہو اس کا مہر اور ہے۔ اسی طرح وہ عورت جس کا مہر نکاح سے قبل طے نہ کیا گیا ہے اس کا مہر الگ ہے۔

☆ مہر کی اقل مقدار بھی مہر کے مقدار کے باب میں ایک اہم موضوع ہے اس سلسلے میں فقہاء کے مختلف اقوال ہیں جن کا ذکر اجمالا پہلے آیا بھی ہے اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

۱)امام شافعیؒ: جو چیز بھی قیمت رکھتی ہے وہ مہر بن سکتی ہے۔(۱۵)

۲)امام احمد بن حنبلؒ: ایضاً

۳)امام بخاریؒ: ان کا رجحان بھی اسی طرف ہے۔

۴)امام مالکؒ:اقل مہر کی مقدار ربع دینار ہے یعنی ایک ماشہ ایک رتی سونا۔

۵) ظاہر یہ اور علامہ ابن حزم فرماتے ہیں کہ ہر شے مہر بن سکتی ہے حتی کہ جو کا ایک دانہ بھی مہر بن سکتا ہے۔(۱٦)

٦)امام ابوحنیفہؒ: حنفیہ کے یہاں مہر حقیقت کے اعتبار سے شرعاً جو واجب ہوتا وہ مہر مثل ہے اگر کوئی مہر مقرر نہ کرے یا بلا تعیین مقرر کرے اس صورت میں مہر مثل ہی واجب ہوگا لیکن اگر کوئی مقرر کرنا چاہے تو اس میں کم سے کم مقدار دس درہم ہے یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی اور زیادہ کی اگر چہ کوئی حد نہیں لیکن بہت زیادہ مہر مقرر کرنا بھی پسندیدہ نہیں ہے۔(۱۷)

۷)ابن شبرمہ فرماتے ہیں کہ کہ اقل مہر پانچ درہم ہے۔(۱۸)

☆ مہر کے باب میں مقدار کے اعتبار سے ایک پہلو مہر فاطمی بھی سامنے آتا ہے۔بعض حضرات مہر کے نام پر مقدار کے اعتبار سے مہر فاطمی مقرر کرنا چاہتے ہیں اس کی مقدار میں اختلاف ہے بعض فقہاء سے مہر فاطمی کی مقدار ۵۰۰ درہم لکھی ہے، بعض نے اس کی مقدار ۴۰۰ درہم لکھی ہے۔لیکن جمہور فقہاء حنفیہ کے مطابق مہر فاطمی کی اصل مقدار موجودہ زمانے کے اوزان کے حساب سے ایک سو اکتیس تولہ تین ماشے چاندی بنتی ہے لہٰذا اگر کوئی مہر فاطمی مقرر کرنا چاہے تو اس کو چاہیے کہ ۱۳۱ تولہ اور ۳ ماشے چاندی مقرر کرے اور چاندی کی مقدار کی قیمت اس وقت کی معتبر ہوگی جب مہر کی ادائیگی ہو۔(۱۹)

مہر کی حکمت

(۱) نکاح میں یہ بات متعین ہوئی کہ مہر مقرر کیا جائے (یہاں تک کہ بغیر مہر کے نکاں منعقد ہی نہیں ہوگا اور اگر مقرر نہ کیا گیا تو وہی مقرر مانا جائے گا جو اس کی جیسی دادھیالی لڑکیوں کا ہے یعنی مہر مثلی) تا کہ خاوند کو اس نظم وتعلق کے توڑنے میں مال کے نقصان کا خطرہ لگا رہے اور بلا ایسی ضرورت کے جس کے بغیر اس کو چارہ نہ ہو اس پر جرأت نہ کر سکے۔پس مہر کے مقرر کرنے میں ایک قسم کی پائداری ہے۔

(۲) نکاح کی عصمت بغیر مال کے جو کہ شرمگاہ کا بدلہ ہوتا ہے ظاہر نہیں ہوئی کیونکہ لوگوں کو جس قدر مال کی حرص ہے اور کسی چیز کی نہیں ہے لہٰذا اسی کے صرف کرنے سے ایک چیز کا مہتم بالشان ہونا معلوم ہوسکتا ہے اور

اس کی مہتم بالشان ہونے سے اولیاء کی آنکھیں اس شخص کو اپنے لخت جگر کے مالک ہوتے ہوئے دیکھنے سے ٹھنڈی ہوسکتی ہیں۔

(۳) مہر کے سبب سے نکاح وزنا میں امتیاز ہوجاتا ہے ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''ان تبتغوا بأموالکم محصنین غیر مصفحین '' ترجمہ: بذریعہ اپنے مالوں کے تم اپنی عفت کی حفاظت کرنے والے بنو اور صرف مستی نکالنے والے نہ بنو۔

یہ وجہ ہے کہ رسوم سلف (پہلے لوگوں کے رواجوں میں بحکم الٰہی باقی رکھا) آنحضرتؐ نے وجوب مہر کو بدستور باقی رکھا۔(۲۰)

مہر کا حکم اوراس کا سبب

(ا) واحل لکم ماوراء ذالکم ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین ، فمااستطعتم به منهن فاتوهن اجورهن فریضه○ (النساء ۲۴)

أن تبتغوا باموالكم: یعنی محرمات کا یہ بیان تمہارے لئے اس لئے کیا گیا ہے کہ اپنے مالوں کے ذریعے حلال عورتیں تلاش کرو اوران کو اپنے نکاح میں لاؤ۔

ابوبکر جصاص احکام القرآن میں لکھتے ہیں: کہ اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ایک یہ کہ نکاح مہر سے خالی نہیں ہوسکتا (حتی کہ اگر زوجین آپس میں یہ طے بھی کرلیں کہ نکاح بغیر مہر کے ہوگا تب بھی مہر لازم ہو گا۔جس کی تفصیل کتب فقہ میں مذکور ہیں) دوسرے یہ بات معلوم ہوئی کہ مہر وہ چیز ہونی چاہئے جس کو مال کہا جاسکے۔(۲۱)

محصنین غیر مسافحین : یعنی اپنے مالوں کے ذریعے حلال عورتیں طلب کرو اور یہ سمجھ لو کہ عورتوں کی تلاش عفت وعصمت کیلئے ہے جو نکاح کا اہم مقصد ہے۔اور نکاح کے ذریعے اس چیز کو حاصل کرو، مال خرچ کر کے زنا کیلئے عورتیں تلاش نہ کرو۔

(۲) واتوا النساء صدقاتهن نحلة (النساء ۴)

آیت میں لفظ ''صدقات'' آیا ہے۔صدقة (بفتح الصاد وضم الدال) کی جمع ہے،صدقۃ اور صُداق عورتوں کے مہر کو کہا جاتا ہے۔ملا علی قاریؒ مرقات شرح مشکوۃ میں لکھتے ہیں ''وسمی به لانه یظهر به صدق میل الرجل الی المرأة'' یعنی مہر کو صداق اور صَدُقَة اس لئے کہتے ہیں کہ ''صدق'' کے

اس مادہ میں سچ کے معنی ہیں۔اور مہر سے چونکہ شوہر کا اپنی بیوی کی طرف سچا میلان ظاہر ہوتا ہے اس لئے اسی مناسبت سے مہر کو ''صداق'' کہنے لگے۔(۲۲)

(۳) فان طبن لکم عن شيئ منه نفسا فکلو ہ هنيئا مريًا (النساء ۴)

''هنيئا''اور''مريئا'' دونوں فعیل کے وزن پر صفت کے الفاظ ہیں۔

(هنيئا من هَنَأَ. وهَنُؤَ. وهَنِئَ) لغت میں اس چیز کو کہتے ہیں جو کسی مشقت وتکالیف کے بغیر حاصل ہو جائے۔جب یہ طعام کی صفت واقع ہو تو اس کے معنی خوشگوار طعام کے ہوتے ہیں۔یعنی ایسا طعام جو کسی مشقت کے بغیر حلق سے اُتر جائے اور آسانی سے ہضم ہو کر جزو بدن بن جائے۔

(مَرِيئًا من مَرَأَ الطَّعَام فهو مرئ أى هَنِئٌ) کا بھی مذکورہ معنی میں استعمال کیا جاتا ہے (قاموس) غرض دونوں لفظ قریب المعنی ہیں۔اسی وجہ سے حضرت تھانویؒ نے ان دونوں لفظوں کا ترجمہ'' خوشگوار'' کے الفاظ سے کیا ہے۔(۲۳)

(۴) واتيتم احداهن قنطارا فلاتأخذوا منه شيئا (النساء ۲۰)

(۵) أو تفرضوا لهن فريضة (البقرة ۲۳۶)

(۶) قدعلمنا مافرضنا عليهم فى ازواجهم

(۷) ولا تعضلوهن لتذهبوا ببعض ما اٰتيتموهن (النساء ۱۹)

یعنی عورتوں کو اپنی مرضی کا نکاح کرنے سے نہ روکو۔اس خیال پر کہ جو مال تم نے یا تمہارے عزیز نے ان کو بطور مہر کے یا بطور ہدیہ تحفہ کے دیدیا ہے وہ اس سے واپس لے لو۔مہر دینے اور واپس لینے میں یہ بھی داخل ہے کہ جو مہر دینا مقرر کر چکے ہیں اس کو معاف کرایا جائے۔غرض دیا ہوا مہر جبراً واپس لیں یا واجب الاداء کو جبراً معاف کرائیں یہ سب ناجائز اور حرام ہے۔اسی طرح جو مال بطور ہدیہ تحفہ کے مالکانہ طور پر بیوی کو دیا جا چکا ہے ان کا واپس لینا نہ خود شوہر کے لئے حلال ہے نہ ہی اس کے وارثوں کے لئے۔(۲۴)

مہر اپنی وسعت کے مطابق رکھنا چاہیے زیادہ مہر مقرر کرنا مکروہ ہے۔

(۱) رواه الترمذی : قال رسول الله صلى عليه وسلم: لاينبغي للمؤمن ان يذل نفسه قيل:يا رسول الله وكيف يذل نفسه قال يتحمل من البلاء مالايطيق ه،رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کسی مومن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول ا

وہ اپنے آپ کو کس طرح ذلیل کرتا ہے؟ ارشاد فرمایا ایسی مصیبت اٹھاتا ہے جس کے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔

(۲)　فی کنز العمال عن ابی عباس قال اذا تزوج المرأۃ فان استطاع ان لایدخل علیھا حتی یعطیھا شیئا فان لم یجد الا احدی نعلیه فلیخلعھا ایاھا ۔کنزل العمال میں حضرت ابوالعباس سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا جب کوئی مرد کسی عورت سے نکاح کرے، سو اگر وہ اس کی استطاعت رکھتا ہے کہ عورت کے پاس اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک اسے کوئی چیز نہ دیدے، اور اگر اس کے پاس دینے کے لیے سوائے ایک جوتے اور کچھ نہ ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ جوتا اتار کر اس عورت کو دیدے۔(۲۵)

ازواج مطہرات کا مہر

(۱) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے قبل البعثۃ نکاح فرمایا اس وقت آپ کی عمر ۲۵ سال جبکہ حضرت خدیجہؓ کی عمر ایک روایت کے مطابق ۴۰ سال اور ایک روایت کے مطابق ۴۵ سال تھی۔

ذکر ان النبی صلی اللہ علیه وسلم أصدق خدیجة اثنتی عشرۃ أوقیة ذھباً محمد بن عبدالباقی زرقانی نے لکھا ہے کہ نبی کریمؐ نے حضرت خدیجہ کو بارہ اوقیہ کی بقدر سونا بطور مہر دیا(۲۶)۔(یعنی ۱۲۶ تولہ سونا) آجکل کے اوزان کے مطابق اگر اس وزن کو گرام میں تبدیل کیا جائے تو اس کا وزن (1469.16) گرام بنتا ہے۔

مفتی محمد شفیع صاحب نے لکھا ہے کہ ایک اوقیہ کا وزن ساڑھے دس تولہ کے برابر ہوتا ہے۔

(۲) حضرت سودہ بنت زمعہؓ

حضرت خدیجہؓ کے انتقال کے بعد آنحضرت ا نے حضرت سودہ بنت زمعہؓ سے نکاح فرمایا وہ نکاح کے وقت بوڑھی تھیں ایک روایت کے مطابق یہ نبوت کا دسواں سال تھا جبکہ دوسری روایت کے مطابق یہ نبوت کا آٹھواں سال تھا۔ و اصدقھا اربع مائة درھم فی قول ابن اسحاق و اخرج ابن سعد برجال ثقات حضرت سودہؓ کا مہر ابن اسحاق کے قول کے مطابق ۴۰۰ درہم چاندی تھا(۲۷)۔ یعنی (1224.8)

گرام۔

(۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

حضرت سودہؓ کے بعد نبی ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے نکاح فرمایا بعض روایات کے مطابق حضرت عائشہؓ سے نکاح سے پہلے کہا تھا بعد میں حضرت سودہ سے نکاح فرمایا لیکن صحیح روایت یہی ہے کہ حضرت سودہؓ سے نکاح پہلے فرمایا اور بعد میں حضرت عائشہؓ سے نکاح فرمایا اس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر صرف ۹ سال تھی۔

"واصدقها فيما قاله ابن اسحاق اربع مائة درهم" ابن اسحاق کے بقول حضرت عائشہؓ کا مہر ۴۰۰ درہم چاندی تھا۔(۲۸) یعنی (1224.8) گرام۔

(۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

یہ پہلے اپنے چچازاد عبداللہ بن مغیرہ المغیرہ المخزومی کے نکاح میں تھی اور ان کی وفات کے بعد نبی ﷺ نے نکاح کا پیغام بھجوایا اس وقت ان کا نام برۃ تھا آپ ﷺ نے اس کو تبدیل کر کے ان کا نام زینب رکھا۔ قال ابن اسحاق واصدقها فراشا حشوه ليف وقدحا وصحفة ومجشة وقال انس اصدقها متاعا قيمته عشرة دراهم ۔ان کے مہر میں کچھ سامان تھا مثلاً ایک بستر جس میں چھال بھری ہوئی تھی ایک ہاتھ کی چکی اور ایک پلیٹ جن کی کل مالیت دس درھم بنتی تھی۔اور ایک روایت بزار سے یہ بھی ہے کہ ان کا مہر چالیس درہم تھا۔(۲۹) یعنی اگر دس درہم ہوتو اس کا وزن (30.62) گرام بنتا ہے اور اگر چالیس دراہم ہوتو اس کا وزن (122.48) بنتا ہے۔

(۵) حضرت حفصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہا

حضرت حفصہؓ کو جب نبی ﷺ نے نکاح کا پیغام بھیجا وہ ہجرت کا تیسرا سال تھا پھر آپ ﷺ نے حضرت حفصہ کو طلاق دیدی اور طلاق کے بعد رجوع بھی فرمایا،(۳۰) آپؓ کا مہر ۴۰۰ درہم تھا۔(۳۱) یعنی (1224.8) اور الطبقات الکبری میں محمد بن عمر سے ایک روایت نقل کی گئی ہے جس میں ان کا مہر اسی (80) وسق شعیر نقل کی ہے جس کے مطابق کل مہر بشکل جو گرام میں یہ بنتا ہے۔ایک وسق کا کل وزن (192.00 کلو گرام) ہے اور اسّی وسق کا کل وزن (15360.00 کلوگرام) بنتا ہے۔(۳۲)

(۶) زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا

ان کو زمانہ جاہلیت میں ام المساکین کے نام سے بلایا جاتا تھا کیونکہ یہ فقراء اور مساکین کو بہت زیادہ

کھانا کھلاتی تھیں۔ اصدقھا اربع مائة درھم وفی العیون اثنتی عشرة اوقیة ونشأ ای نصق اوقیة

ان کا مہر ۴۰۰ درہم چاندی تھا۔یعنی (1224.8) گرام۔اور عیون میں ہے کہ ان کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ سونا تھا۔اور ایک اوقیہ 40 درہم کے مساوی ہوتا ہے اور ایک درہم کا وزن (3.062 گرام) ہے اس حساب سے ایک اوقیہ کا وزن (123.00 گرام سونا بنتا ہے) اور بارہ اوقیہ کا کل وزن (1476 گرام سونا بنتا ہے)(۳۳)

(۷) زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سگی پھوپھی کی بیٹی تھیں (امیمہ بنت عبدالمطلب بن ہاشم) سب سے پہلے حضور انے ان کا نکاح اپنے منہ بولے بیٹے حضرت زید سے کیا تھا لیکن حضرت زینب اور ان کے بھائی حضرت زید کو برابر کا نہ سمجھتے تھے جس کی وجہ سے میاں بیوی میں بن نہ سکی اور حضرت زید نے ان کو طلاق دیدی بعد میں آپ انے خود حضرت زینب کو پیغام نکاح دیا وہ ابھی سوچ میں ہی تھیں حالت نماز میں ہی تھیں کہ وحی الٰہی نازل ہوئی کہ ہم نے تمہاری شادی زینبؓ کے ساتھ آسمانوں پر کردی ہے یہ آسمانی حکم نازل ہونے کے بعد رسول اقدس بغیر اجازت طلب کیے اور بغیر پیشگی اطلاع دیے حضرت زینبؓ کے گھر تشریف لے گئے اور ان کو وحی الٰہی کی اطلاع دی جس پر حضرت زینبؓ نے سجدہ شکرادا کیا۔

حضرت زینب کا مہر جب ان کا نکاح حضرت زید سے ہوا، اس وقت دس دینار ساٹھ درہم چار کپڑے پچاس مد غلہ اور تیس صاع کھجور مقرر ہوا تھا۔ جبکہ دوسرا نکاح جب حضورؐ سے ہوا تو مہر ۴۰۰ درہم مقرر رہوا۔ یعنی (1224.8) گرام چاندی۔(۳۴)

(۸) حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

یہ جنگ مریسیع کے موقع پر بنو مصطلق سے لڑائی کے نتیجے میں قیدی بن آئی تھیں اور ایک صحابی ثابت بن قیس کے حصے میں آئی تھیں انہوں نے اپنے آقا سے بات کی کہ میں آپ کو بدل کتابت (یعنی اپنی قیمت) ادا کر دیتی ہوں آپ مجھ کو آزاد انہوں نے جب منظور کرلیا تو یہ حضور ا کے پاس آئیں اور اس سلسلے میں مدد طلب کی حضور انے فرمایا کہ اگر تم کہو تو میں سارا روپیہ ادا کر دیتا ہوں اور تم سے نکاح کر لیتا ہوں حضرت جویریہ نے اس تجویز کو جی جان سے قبول کرلیا۔

ان کے نکاح کا جب ان کے قبیلے اور دوسرے مسلمانوں کو علم ہوا تو جس پاس بھی اس قبیلے کا کوئی غلام تھا اس نے اس کو آزاد کر دیا کہ اب اس کا حضورا سے سسرالی رشتہ ہو چکا ہے اس کو غلام بنا کر رکھنا مناسب نہیں۔

انہوں نے جو بدل کتابت طے کیا تھا اس کی مقدار نو اوقیہ سونا یعنی ساڑھے چورانوے تولہ سونا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضورا نے بطور مہر جو رقم ادا فرمائی وہ ساڑھے چورانوے تولہ سونا تھی ۔ (یعنی تقریباً1134 گرام سونا)(۳۵)

(۹) حضرت صفیہؓ بنت حی رضی اللہ عنہا

یہ حضرت ہارونؑ کی اولاد میں سے ایک خاتون ہیں اور خیبر کے یہودیوں سے لڑائی کے نتیجے میں قیدی بن کر آئی تھیں۔ایک صحابی کے حصہ میں آئی تھیں حضورا نے ان سے خرید لیا تھا اور ان سے نکاح فرمالیا تھا۔

آپ ا نے ان کے مہر کے طور پر ان کی آزادی مقرر فرمائی تھی طبرانی کی عبارت ہے ''عن صفية اعتقني صلى الله عليه وسلم وجعل عتقي صداقي ، أو اعتقها بلا عوض وتزوجها بلا مهر لاحالا و لامآلا ''ترجمہ: حضرت صفیہؓ سے روایت ہے کہ مجھے حضورا نے آزاد کیا اور آزادی کو میرا مہر قرار دیا یا فرمایا کہ حضورا نے ان کو بلاعوض آزاد کیا اور بلامہر نکاح فرمایا نہ فوری مہر تھا نہ بعد میں ادا کرنا تھا۔(۳۶)

(۱۰) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

ان کا پورا نام میمونہ بنت الحارث بن حزن تھا۔ جب حضور عمرۃ القضاء کے لیے تشریف لائے اس وقت ان سے نکاح ہوا تھا محدثین کے مطابق ان کا نکاح اس طرح ہوا کہ انہوں نے حضورا سے یوں کہا کہ میں اپنی جان آپ کو بخشتی ہوں یعنی میں آپ سے مہر کے بغیر نکاح پر آمادہ ہوں۔اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کا نکاح حضورا سے ہوا اور بطور مہر ۵۰۰ درہم مقرر ہوئے (یعنی 1531 گرام چاندی)۔قرآن کی آیت ’قد علمنا مافرضنا عليهم في ازواجهم ''میں جو حضورا کی خصوصیت بیان کی گئی کہ آپ ابغیر مہر بھی نکاح کر سکتے ہیں وہ اسی موقع پر نازل ہوئی۔(۳۷)

(۱۱) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

ان کا پورا نام ام حبیبہ رملہ بنت ابی سفیان تھا حبشہ بھیجا تھا نجاشی کے پاس نکاح کا پیغام دے کر اس پر نجاشی نے حضرت ام حبیبہ کے ولی کی حیثیت سے نکاح پڑھایا اور مہر بعض روایات کے مطابق چار سو دینار سونا

اور بعض روایات کے مطابق ۹۰۰ دینار سونا مقرر ہوا (یعنی ایک دینار کا وزن 333.4 گرام سونے کے مساوی ہے اس حساب سے کل ۹۰۰ دینار کا وزن 312.56 کلوگرام سونا بنتا ہے) جبکہ مستدرک میں بھی ہے کہ ان کا مہر ۴۰۰ دینار سونا تھا اور یہ تمام رقم نجاشی نے نبی ا کی طرف سے خود ادا کی تھی اور مزید یہ کہ جب احباب وہاں سے اٹھنے لگے تو اس نے ان کو بیٹھنے کا کہا اور کہا کہ انبیاء کی یہ سنت ہے کہ جب تم شادی کرو تو شادی والوں کو کھانا کھلاؤ پھر اس نے کھانا منگوایا سب نے کھانا بھی کھایا۔(۳۸)

حواشی وحوالہ جات

۱:۔ اوجز المسالک:۹/ ۲۸۷

۲:۔ المواهب اللدنية، شرحها للزرقاني:۱/ ۲۵

۳:۔ المواهب اللدنية، شرحها للزرقاني:۱/ ۲۵

۴:۔ اوجز المسالک:۹/ ۲۸۴، ۲۸۵

۵:۔ القاموس الوحید:ص:۹۱۷، ۱۵۸۸

۶:۔ کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم:۲/ ۱۶۶۴

۷:۔ فتح الباری:۹/ ۲۶۲

۸:۔ کتاب الام للامام الشافعیؒ:۵/ ۴۷

۹:۔ ہدایہ مع فتح القدیر (کتاب النکاح باب المہر) ۳/ ۳۰۵

۱۰:۔ اخرجہ دار قطنی:۳/ ۲۴۵، والبیہقی:۷/ ۱۳۳

۱۱:۔ کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم:۲/ ۱۶۶۴

۱۲:۔ ابن منظور: لسان العرب: ۱۱/ ۱۱

۱۳:۔ ابن منظور: لسان العرب: ۱۱/ ۴۲۵

۱۴:۔ صحیح البخاری: حدیث:۶۹۶۰

۱۵:۔ فتح الباری: ۹/ ۲۶۲

۱۶:۔ المحلی لابن حزم:۹/ ۴۹۴

۱۷:۔ ہدایہ مع فتح القدیر (کتاب النکاح باب المہر) ۳/ ۳۰۵

۱۸:۔ فتح الباری:۹/ ۲۶۲

۱۹:۔ بہشتی زیور (حصۂ چہارم) ص: ۱۲، ۱۳
۲۰:۔ احکام اسلام عقل کی نظر میں: مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ ص: ۲۰۹، ۲۱۰
۲۱:۔ معارف القرآن: مفتی محمد شفیع عثانی ۔۲/ ۳۶۵
۲۲:۔ معارف القرآن: مفتی محمد شفیع عثانی ۔۲/ ۲۹۹
۲۳:۔ معارف القرآن: مفتی محمد شفیع عثانی ۔۲/ ۲۹۹
۲۴:۔ معارف القرآن: مفتی محمد شفیع عثانی ۔۲/۳۵۲
۲۵:۔ قسطلانی، قرطبی بحوالہ اصلاح انقلابِ امت، ص ۱۳۰، ۱۳۱
۲۶:۔ شرح المواہب اللدنیہ: ۳/ ۲۲۱
۲۷:۔ زرقانی شرح المواہب اللدنیۃ: ۳/ ۲۲۷
۲۸:۔ زرقانی شرح المواہب اللدنیۃ: ۳/ ۲۳۰
۲۹:۔ زرقانی شرح المواہب اللدنیۃ: ۳/ ۲۴۱
۳۰:۔ الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ: ۴/۲۷۳
۳۱:۔ ازواج مطہرات کا انسائیکلوپیڈیا: ص: ۱۸۴
۳۲:۔ الایضاح العصریه للمقاییس والمکاییل والاوزان الشرعیه: بحوالہ انٹر نیٹ
www.wikipidia.org
۳۳:۔ زرقانی شرح المواہب اللدنیۃ: ۳/ ۲۴۹
۳۴:۔ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ۸/ ۱۱۰
۳۵:۔ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ۸/ ۱۱۷، ۱۱۸
۳۶:۔ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ۸/ ۱۲۰
۳۷:۔ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ۸/۱۳۲
۳۸:۔ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ۸/ ۹۷، ۹۸